اَخلاق وآداب

الف میانہ روی

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

1. میانہ روی کے معنٰی اور مفہوم کو بیان کر سکیں۔
2. میانہ روی کی اہمیّت وفضیلت سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
3. سیرتِ طیّبہ سے میانہ روی کی چند مثالیں جان سکیں۔
4. اہلِ بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنھم کی زندگیوں سے میانہ روی کی مثالوں کی اہمیّت سمجھیں۔
5. روزمرّہ زندگی میں میانہ روی کی مختلف صورتوں اور ان کے فوائد سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
6. زندگی کے تمام پہلوؤں کھانا پینا، سونا، کھیلنا، جدید ٹیکنالوجی کا استعمال وغیرہ میں افراط وتفریط کے نقصانات کا جائزہ لے سکیں۔
7. زندگی کے تمام امور میں میانہ روی اور اعتدال کا راستہ اختیار کر سکیں۔

میانہ روی سے مراد درمیانہ راستہ اختیار کرنا ہے۔ ہر معاملے میں افراط وتفریط اور انتہا پسندی سے بچ کر زندگی گزارنے کو میانہ روی کہتے ہیں۔

قرآن وسنّت کی روشنی میں میانہ روی کی اہمیّت وفضیلت:

دینِ اسلام کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ زندگی کے تمام معاملات میں میانہ روی کی راہ اپنانے کی تعلیم دیتا ہے۔ اسی لیے قرآنِ مجید میں مسلمانوں کو ''اُمتِ وسط''، یعنی درمیانی امّت کہا گیا ہے۔ ہمارے دین کی تعلیم یہ ہے کہ ''بہترین کام وہ ہیں جو میانہ روی کے ساتھ کیے جائیں''

نماز ایک افضل عبادت ہے مگر اس کی ادائی میں بھی اعتدال اختیار کرنا چاہیے۔ سخاوت ایک قابلِ قدر صفت ہے، اللہ تعالٰی کی راہ میں خرچ کرنے کا بہت اجر ہے، لیکن اسلام نے سخاوت کے معاملے میں بھی بے اعتدالی سے بچنے کی تعلیم دی ہے کہ تم دوسروں کو اتنا مال مت دو کہ خود محتاج بن جاؤ۔ اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ کنجوسی کرتے ہیں اور (ان کا خرچ) ان دونوں کے درمیان اعتدال پر رہتا ہے۔'' (سورۃ الفرقان:67)

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

اسلام انسان کو بات چیت میں بھی میانہ روی کی ہدایت کرتا ہے تاکہ کسی طرح کا شور و غل پیدا نہ ہو۔ دوسرے لوگ پریشانی سے محفوظ رہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اور اپنی آواز نیچی رکھو یقیناً آوازوں میں سب سے بُری آواز گدھے کی آواز ہے۔'' (سورۃ لقمٰن: 19)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

انسان کی آدھی معیشت یہ ہے کہ وہ خرچ کرنے میں میانہ روی قائم کرے۔ (المعجم الاوسط: 6744)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے میانہ روی کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ (مسند احمد: 4269)

ترجمہ: وہ کبھی محتاج نہیں ہوتا جو خرچ کرنے میں میانہ روی کو ملحوظ رکھے۔

اسلام ہمیں باہمی تعلّقات اور اختلافات میں بھی میانہ روی اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی سے دوستی کرو تو میانہ روی کے ساتھ کرو، ہوسکتا ہے کہ وہ کسی دن تمھارا دشمن بن جائے۔ اور جب کسی سے دشمنی رکھو تو بھی اعتدال کے ساتھ رکھو، ہوسکتا ہے کہ وہ کسی دن تمھارا دوست بن جائے۔ (جامع ترمذی: 1997)

سیرتِ طیّبہ اور میانہ روی:

حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے زندگی کے تمام معاملات میں میانہ روی کا دامن تھامے رکھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین اعمال وہ ہیں جو ہمیشہ کیے جائیں خواہ وہ تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ (صحیح بخاری: 6464)

دنیاوی زندگی کے معاملات تو ایک طرف، اسلام میں عبادات اور نیکی کرنے میں بھی میانہ روی کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم رات بھر نماز پڑھتے ہو اور دن بھر روزہ رکھتے ہو۔ انھوں نے کہا: بے شک ایسا ہی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو۔ نماز بھی پڑھو اور نیند بھی کرو، روزہ بھی رکھو اور چھوڑو بھی، کیوں کہ تمھارے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔ (صحیح بخاری: 1975)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اعتدال اور میانہ روی کا بہترین نظام قائم فرمایا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے امید اور خوف کے درمیان زندگی گزارنے کی تعلیم دی، یعنی انسان کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف بھی ہونا چاہیے اور اس کی معافی کی امید بھی ہونی چاہیے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے دشمنوں کو معاف بھی فرمایا، لیکن جن لوگوں کو سزا دینی ضروری تھی، ان کے لیے سزائیں بھی جاری فرمائیں، آپ نے اپنی ذات کے لیے تو کسی سے انتقام نہ لیا لیکن دین و توحید کی حفاظت کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے دشمنوں کے خلاف جہاد بھی فرمایا۔

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ساری ساری رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں بھی گزارتے تھے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کا اور سب مسلمانوں کا حق بھی ادا فرماتے تھے، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے کبھی کسی کی حق تلفی نہیں فرمائی۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی مبارک زندگی سے ہمیں اعتدال، میانہ روی اور توازن کے ساتھ زندگی گزارنے کا بہترین درس ملتا ہے۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

میانہ روی اختیار کرنے کے فائدے:

میانہ روی اختیار کرنے کے کچھ فائدے درج ذیل ہیں:

- زندگی کے ہر معاملے میں میانہ روی اختیار کرنا عاجزی اور شرافت کو ظاہر کرتا ہے۔
- میانہ روی اختیار کرنے والا نادار نہیں ہوتا۔
- میانہ روی اختیار کرنے والا بری نظر سے محفوظ رہتا ہے۔
- میانہ روی کو چھوڑنے والا ایک دن ضرور پچھتاتا ہے۔
- میانہ روی اختیار کرنے سے تھوڑے وسائل میں اچھا گزارہ ہو جاتا ہے۔ جب انسان چادر دیکھے بغیر پاؤں پھیلاتا ہے تو زیادہ وسائل میں بھی گزر بسر کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔
- میانہ روی اختیار کرنے والا انسان فضول خرچی جیسے گناہ سے بچ جاتا ہے۔
- نمود و نمائش اور دکھلاوا کرنے سے غریب لوگوں کا دل دکھانے کا گناہ ملتا ہے۔
- اختلافی صورت حال میں میانہ روی اختیار کرنے والا لڑائی جھگڑے اور نفرت سے محفوظ رہتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ زندگی کے تمام معاملات میں اعتدال اور میانہ روی کو اپنائیں۔ تعلیم، کھیل کود، تفریح، کھانے پینے اور زندگی کے سب معاملات میں اعتدال کی روش کو چھوڑنا، بہت نقصان کی بات ہے۔ جدید ٹیکنالوجی خاص طور پر ٹی وی، کمپیوٹر اور موبائل فون کے استعمال میں میانہ روی بہت ضروری ہے۔ جو لوگ وقت بے وقت سکرین کے سامنے بیٹھے رہتے ہیں یا گھنٹوں اس مشغلے میں گزار دیتے ہیں، وہ اپنی صحت اور وقت کا بہت نقصان کر دیتے ہیں۔ کسی بھی کام میں جب حد سے بڑھا جاتا ہے تو نقصان ہوتا ہے۔ طلبہ کو چاہیے کہ وہ موبائل فون کو بہت کم اور صرف انتہائی ضرورت کے وقت استعمال کریں۔ ہمیں جدید ٹیکنالوجی کو اپنی تعلیمی ضرورت کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

i میانہ روی کا معنیٰ ہے:

(الف) سختی کا راستہ (ب) درمیانہ راستہ (ج) عاجزی کا راستہ (د) برداشت کا راستہ

ii اسلام نے تمام معاملات میں پیش نظر رکھا ہے:

(الف) نرمی کو (ب) سختی کو (ج) میانہ روی کو (د) مالی حیثیت کو

iii اونچی آواز کو تشبیہ دی گئی ہے:

(الف) پانی کے شور سے (ب) کوّے کی آواز سے (ج) گدھے کی آواز سے (د) بادلوں کی گرج سے

iv موبائل فون کے استعمال میں بہت ضروری ہے:

(الف) مہارت (ب) میانہ روی (ج) بہادری (د) چالاکی

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

v میانہ روی اختیار کرنے والا محفوظ رہتا ہے:

(الف) بڑھاپے سے (ب) چور سے (ج) بری نظر سے (د) موت سے

2 مختصر جواب دیجیے۔

i میانہ روی کا مفہوم تحریر کریں۔

ii میانہ روی کے بارے میں ایک قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیں۔

iii میانہ روی کے بارے میں ایک حدیثِ نبوی کا ترجمہ لکھیں۔

iv چال میں میانہ روی سے کیا مراد ہے؟

v میانہ روی اختیار کرنے کے کوئی سے دو فائدے لکھیں۔

3 تفصیلی جواب دیجیے۔

i میانہ روی کی فضیلت بیان کریں۔

ii سیرتِ طیّبہ سے میانہ روی کی مثالیں پیش کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ ''میانہ روی کی عادت طالبِ علم کو کیا فائدہ دیتی ہے؟'' اس موضوع پر ایک مباحثے کا انعقاد کریں۔

★ اپنے رہن سہن، کھانے پینے اور زندگی کے دوسرے تمام معاملات کا جائزہ لیں کہ کہیں کسی طرح کی بے اعتدالی آپ کی زندگی کا حصّہ تو نہیں۔ اگر ایسا ہے تو اسے دور کرنے کی کوشش کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

- میانہ روی کے متعلّق مستند حدیثِ مبارکہ کی روشنی میں مذاکرہ کروائیں۔
- طلبہ سے فہرست بنوائیں کہ افراط و تفریط کی مختلف صورتیں کیا ہو سکتی ہیں۔
- طلبہ کو عملی زندگی سے مثالیں دے کر اعتدال اختیار کرنے کا درس دیں۔
- طلبہ کو اختلاف میں بھی میانہ روی اختیار کرنے کی ترغیب دیں اور انھیں دوسروں کی آرا اور نظریات کا احترام کرنا سکھائیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

ب سخاوت و ایثار

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

1. سخاوت و ایثار کا معنیٰ و مفہوم بیان کر سکیں۔
2. سخاوت، ایثار اور بخل میں فرق جان سکیں۔
3. سخاوت اور ایثار کی اہمیت و فضیلت سے واقف ہو سکیں۔
4. بخل کی وعید اور اس کے نقصانات کو جان سکیں۔
5. سخاوت و ایثار کی مختلف صورتوں (مالی، بدنی اور علمی) کا جائزہ لے سکیں۔
6. اسوۂ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ، اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی سیرتِ مبارکہ سے سخاوت و ایثار کی مثالوں کی اہمیت سمجھ سکیں۔
7. معاشرتی زندگی میں سخاوت و ایثار کے فوائد کا جائزہ لے کر انھیں اپنا سکیں۔
8. معاشرتی فلاح و بہبود کے لیے سخاوت و ایثار جیسی صفات کو اپنا کر اپنا مثبت کردار ادا کر سکیں۔

سخاوت کا معنیٰ دل کی خوشی سے مال خرچ کرنا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر ضرورت مندوں کی مدد کرے۔ وہ ان سے بدلے کی امید نہ رکھے اور اس کا مقصد دکھاوا اور نمائش بھی نہ ہو۔ ایثار کا معنیٰ یہ ہے کہ انسان اپنی ضرورت کے باوجود دوسروں کو ترجیح دے۔ قرآنِ مجید میں ایسے لوگوں کی تعریف آئی ہے جو اپنی ضرورت پر دوسروں کی ضرورت کو مقدم رکھتے ہیں۔

سخاوت اور ایثار دونوں اسلام میں بہت قابلِ تعریف خوبیاں ہیں، جب کہ اسلام میں بخل سے منع کیا گیا ہے۔ بخل کا معنیٰ ہے: لالچ اور کنجوسی کرنا۔ یہ بھی بخل ہے کہ انسان پیسوں کو گن گن کر جوڑ جوڑ کر رکھتا رہے، نہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں دل کھول کر خرچ کرے، نہ اپنے گھر والوں پر خوشی سے خرچ کرے اور نہ ہی اپنی ذات پر۔ بخل اور لالچ انسانی شخصیت کے عیب ہیں، جن سے اسلام میں منع کیا گیا ہے۔

سخاوت و ایثار کا تعلّق صرف مال خرچ کرنے سے نہیں ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو نعمت بھی دی ہے اسے دوسروں کی بھلائی کے لیے خرچ کرنا سخاوت و ایثار کہلاتا ہے۔ اس لیے سخاوت مالی بھی ہوتی، بدنی بھی اور علمی بھی۔ مال خرچ کرنا مالی سخاوت ہے، کسی کی خدمت یا فائدے کے لیے بھاگ دوڑ کرنا بدنی سخاوت ہے اور کسی کو علم سکھانا یا اچھی بات بتانا علمی سخاوت ہے۔

اسلام میں سخاوت بہت اہمیّت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: جو اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں اُن کی مثال ایک دانے کی سی ہے جس نے اُگائیں سات بالیاں، ہر بالی میں سو دانے ہیں اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے اور بڑھاتا ہے، اور اللہ بڑی وسعت والا خوب جاننے والا ہے۔ (سورۃ البقرۃ:261)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ ہر روز صبح کے وقت دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں اور یہ دعا کرتے ہیں: ''اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اور زیادہ عطا فرما۔'' (صحیح بخاری:1442)

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: رشک دو ہی لوگوں پر جائز ہے ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے دولت دی اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہو اور وہ اس کے مطابق سکھا رہا ہے۔ (صحیح بخاری: 73)

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اس کا حساب نہ کرو، ورنہ وہ بھی تمھیں گن گن کر ہی دے گا۔ (صحیح بخاری: 1433)

اسوۂ حسنہ اور مشاہیر اسلام کی زندگی سے مثالیں:

سخاوت حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا وصف خاص ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے کوئی چیز مانگی گئی ہو اور آپ نے انکار کیا ہو۔ (صحیح مسلم: 2311)

ایک مرتبہ ایک آدمی نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے سوال کیا، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اسے اتنی زیادہ بکریاں عطا فرمائیں جن سے ایک وادی بھری ہوئی تھی۔ وہ اپنے لوگوں میں گیا اور جا کر ان سے کہا اسلام قبول کر لو، کیوں کہ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اتنا عطا فرماتے ہیں کہ انسان کو غربت کا ڈر نہیں رہتا۔ (صحیح مسلم: 2312)

تاریخِ اسلام ہمارے بڑوں کی سخاوت و فیاضی کے واقعات سے بھری ہوئی ہے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرب کی مال دار خاتون تھیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ساری دولت اسلام کی تبلیغ کے لیے خرچ ہوئی۔ مکّہ مُکَرَّمہ کی خطرات میں گھری ہوئی زندگی میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے مال دار مسلمانوں نے بہت سے غلاموں کو کافروں سے خرید کر آزاد کیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سا مال کئی موقعوں پر اسلام کی سربلندی کے لیے خرچ کیا۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر اپنے گھر کا سارا سامان رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس موقع پر گھر کا آدھا سامان لے آئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت نقد رقم کے علاوہ نو سو اونٹ اور ایک سو گھوڑے تک جا پہنچی۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سخاوت میں اپنی مثال آپ تھے۔ مدینہ مُنَوَّرہ میں میٹھے پانی کا ایک کنواں ایک یہودی کی ملکیت تھا۔ وہ مسلمانوں کو اس کنویں سے پانی نہیں لینے دیتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم ہوا تو منہ مانگی قیمت ادا کر کے وہ کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔

فیاضی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خاص خوبی تھی۔ فقر و فاقہ کی زندگی گزارنے کے باوجود جو کچھ ان کے ہاتھ آتا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتے۔ آپ اپنی محنت و مزدوری کی کمائی کا بڑا حصّہ غریبوں، محتاجوں، بیواؤں اور یتیموں کی مدد کے لیے خرچ کر دیتے تھے۔

مہاجرین جو مدینہ منوّرہ آنے کے بعد خود کو تنہا محسوس کر رہے تھے، وہ انصار کے ایثار سے اس قدر متأثر ہوئے کہ اپنا وطن چھوڑنے کا غم بھول گئے۔ انصار اور مہاجرین میں ایسی محبّت اور اتحاد پیدا ہوا جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ نے ایثار اور سخاوت پر قرآنِ مجید میں انصار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف فرمائی ہے:

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۫ (سورۃ الحشر:09)

ترجمہ: "اور وہ اپنے آپ پر (اُنھیں) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود اُنھیں شدید حاجت ہو۔"

سخاوت کے فائدے اور بخل کے نقصانات:

- سخی شخص کو اللہ تعالیٰ بھی پسند کرتا ہے اور لوگ بھی اس سے محبّت کرتے ہیں۔ بخیل شخص اللہ تعالیٰ کو بھی ناپسند ہے اور لوگ بھی اسے پسند نہیں کرتے۔
- سخاوت کی وجہ سے مال بڑھتا ہے اور بخل و لالچ سے مال کم ہوتا ہے۔
- سخی شخص خوش رہتا ہے جب کہ بخیل ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔
- سخی شخص کے لیے لوگوں کے دل سے دعائیں نکلتی ہیں، جن کی وجہ سے اس کے بگڑے ہوئے کام بھی بن جاتے ہیں۔
- مال خرچ کرنے سے غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد ہوتی ہے، دولت تقسیم ہوتی ہے اور جرائم میں کمی آتی ہے۔
- جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں بہت سی بیماریوں اور حادثات سے محفوظ رہتے ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ انسانی برادری کے ہر فرد کی ضرورت کو اپنی ضرورت کی طرح محسوس کریں۔ سخاوت و فیاضی سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کریں۔ نادار انسانوں، غریب طلبہ اور مریضوں کے لیے سخاوت سے کام لیں اور انھیں ضروری وسائل فراہم کریں۔ اپنا حق چھوڑ دینا، اپنا مال دوسروں کو دینا، اپنی ضرورت کو روک کر دوسروں کی ضرورت پوری کرنا، یہ سب سخاوت کی مختلف صورتیں ہیں۔

مشق

1 درست ترین جواب کا انتخاب کریں۔

i سخاوت کا معنیٰ ہے:

(الف) خوش رہنا (ب) مال خرچ نہ کرنا (ج) سب کچھ خرچ کر دینا (د) دل کی خوشی سے مال خرچ کرنا

ii بخل کا معنیٰ ہے:

(الف) لالچ اور کنجوسی (ب) صدقہ نہ دینا (ج) زکوٰۃ نہ دینا (د) خوب خرچ کرنا

iii عرب کی ایک مال دار خاتون تھیں:

(الف) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا (ب) حضرت امّ سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنھا
(ج) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا (د) حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا

iv قابلِ رشک انسان ہے:

(الف) مال دار تاجر (ب) بہت شہرت والا
(ج) سیر و سیاحت کرنے والا (د) اللہ تعالیٰ کے راستے میں دولت خرچ کرنے والا

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

v. اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے:

(الف) مال جمع کرنے والے کو (ب) سخاوت کرنے والے کو

(ج) زیادہ کھانے پینے والے کو (د) زیادہ بولنے والے کو

2 مختصر جواب دیجیے۔

i. ایثار کا کیا معنیٰ ہے؟

ii. سخاوت کی فضیلت پر ایک حدیث نبوی کا ترجمہ لکھیں۔

iii. نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سخاوت کا ایک واقعہ لکھیں۔

iv. علمی سخاوت سے کیا مراد ہے؟

v. بخل کے کاموں میں سے کوئی سے دو کاموں کے نام لکھیں۔

3 تفصیلی جواب دیجیے۔

i. سخاوت و ایثار کے مفہوم اور اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

ii. اسوۂ حسنہ اور مشاہیر اسلام کی زندگی سے سخاوت و ایثار کی مثالیں تحریر کریں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سخاوت و ایثار کے مفہوم اور اہمیت پر نوٹ لکھیں۔
- اسوۂ حَسَنَہ اور مشاہیرِ اسلام کی زندگی سے سخاوت و ایثار کی مثالیں تحریر کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ اگر استطاعت رکھتے ہیں تو ان سے جمع شدہ رقم سکول کی جانب سے کسی فلاحی ادارے وغیرہ کو امداد کی صورت میں دیں۔
- طلبہ کو بخل سے بچنے کی مسنون دعا زبانی یاد کروائیں۔
- سخاوت کی اہمیّت اور بخل کی مذمّت کے موضوع پر ایک مباحثے کا انعقاد کیجیے۔
- طلبہ کو نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور بزرگانِ دین کی سخاوت کے مختلف واقعات سنائیں۔
- طلبہ کے سامنے نشان دہی کریں کہ روزمرّہ زندگی میں سخاوت اور ایثار کی ضرورت کن کن مواقع پر پیش آتی ہے۔

ج تعلیم اور تعلُّم کے آداب

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

1. تعلیم اور تعلّم کا مفہوم جان سکیں۔
2. علمِ دین کی فضیلت جان سکیں۔
3. تعلیم اور تعلّم کے آداب جان سکیں۔
4. حصولِ علم کے لیے سوال کرنے اور سفر کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
5. استاد اور وسائلِ علم (کتاب، قلم، کاغذ، اسکول اور عملہ وغیرہ) سے محبّت اور ان کے احترام کی اہمیّت سمجھ سکیں۔
6. استاد اور طلبہ کے چند حقوق و فرائض کا جائزہ لے سکیں۔
7. بامقصد اور نافع علم کے حصول کی جدوجہد کر سکیں۔
8. قرآن و سنّت کی تعلیمات کی روشنی میں ایک باادب طالبِ علم بن سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

تعلیم کا معنیٰ ہے: علم سکھانا اور تعلّم کا معنیٰ ہے: علم حاصل کرنا۔ علم سکھانے والے کو معلّم یا استاد اور علم سیکھنے والے کو متعلّم یا طالبِ علم کہتے ہیں۔

تعلیم و تعلّم یعنی علم کا سیکھنا اور سکھانا اسلام میں بہت اہمیّت اور فضیلت والا عمل ہے۔ قرآنِ مجید اور حدیث نبوی میں اس عمل کے بہت سے فضائل آئے ہیں۔ علم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انسان کے درجات کو بھی بلند کرتا ہے۔

ترجمہ: اللہ ان لوگوں کے درجات بلند فرما دے گا جو تم میں سے (کامل) ایمان لائے اور جنھیں علم دیا گیا۔ (سورۃ المجادلۃ: 11)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک علم رکھنے والا اور علم سے محروم دونوں برابر نہیں ہو سکتے، بلکہ علم والوں کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت مقام ہے:

ترجمہ: آپ فرما دیجیے کیا برابر ہو سکتے ہیں وہ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے؟ نصیحت تو بس وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہیں۔ (سورۃ الزمر: 09)

علم کے حُصول سے جنّت کے راستے آسان ہوتے ہیں۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: "جو شخص علم حاصل کرنے کے راستے پر چلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں۔" (صحیح مسلم: 2699)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: فرشتے طالب علم کے پاؤں کے نیچے اپنے پَر بچھاتے ہیں اور زمین و آسمان کی ہر چیز عالم کے لیے مغفرت کی دعا کرتی ہے۔ (سنن ابی داؤد: 3641)

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ (سنن ابی داؤد: 3641)

ترجمہ: بے شک علما نبیوں کے وارث ہیں۔

تعلیم یعنی علم سکھانے کے آداب

اسلامی تعلیمات میں نہ صرف علم کے سیکھنے اور سکھانے کی اہمیّت اور فضیلت بیان کی گئی ہے بلکہ اس عظیم کام کے آداب بھی بیان کیے گئے ہیں۔علم سیکھنے اور سکھانے والوں کو جن آداب کا خیال رکھنا چاہیے ان میں سے چند ایک یہاں درج کیے جا رہے ہیں:

- اخلاص یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حُصول اور انسانیّت کی بہتری کے لیے اس عمل میں شامل ہونا چاہیے۔
- علم سیکھنے والوں کی استعداد اور ذہنی صلاحیت کا خیال رکھنا چاہیے۔
- سختی کے بجائے نرمی کو تعلیم کا ذریعہ بنانا چاہیے۔
- وقت کی پابندی کے ساتھ علم سکھانا چاہیے۔
- اچھی اچھی مثالوں کے ذریعے تفہیم کی کوشش کرنی چاہیے۔
- ہر طالب علم کے ساتھ اس کی استعداد کے مطابق برتاؤ کرنا چاہیے۔
- عمدہ، نفیس اور سلجھے ہوئے انداز میں صاف ستھری گفت گو کرنی چاہیے۔

سوال کرنے کی اجازت دینا تعلیم کے مرحلے کا اہم حصّہ ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو نہ صرف سوال کرنے کی اجازت دیتے تھے بلکہ اس کی حوصلہ افزائی بھی فرماتے تھے۔ہم تک دین کا بہت بڑا حصّہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے سوالات کے ذریعے سے پہنچا ہے۔

تعلّم یعنی علم سیکھنے کے آداب

علم سیکھنے والوں کو جن آداب کا خیال رکھنا ہے، ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

- علم سیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور انسانیّت کی بھلائی کی نیت کرنی چاہیے۔
- استاد کا ادب واحترام ہمیشہ مدّنظر رکھنا چاہیے۔
- جو چیزیں علم کے حُصول کا ذریعہ ہیں جیسے کاپی، کتاب، پنسل، سکول کی عمارت وغیرہ ان سب کا ادب واحترام بھی ضروری ہے۔
- بلا وجہ ناغہ کرنا علم کے حُصول میں بہت نقصان دہ چیز ہے۔
- روز کا کام روز کرنے والے طلبہ علمی میدان میں آگے نکل جاتے ہیں۔
- اپنے ہم جماعت ساتھیوں سے ہمدردی اور تعاون کا رویّہ رکھنا چاہیے۔
- جو بات سمجھ میں نہ آئے وہ ادب واحترام کے ساتھ اساتذہ سے پوچھ لینی چاہیے۔

علم سیکھنے کے آداب میں سے ایک اہم ادب علم کے حُصول کے لیے سفر کرنا ہے۔ اسلامی تاریخ میں جتنے بھی علما، مفکّرین اور محدّثین گزرے ہیں سب نے علم کے حُصول کے لیے سفر اختیار فرمایا۔ علم حاصل کرنے کے راستے میں چلنے والا دراصل اللہ تعالیٰ کے راستہ میں چل رہا ہوتا ہے۔

ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہمیشہ فائدہ مند علم حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہے۔ فائدہ مند علم وہ ہوتا ہے جس سے انسانوں کو جسمانی یا روحانی فائدہ حاصل ہو۔ فائدہ مند علم حاصل کرنے والا اور اسے سکھانے والا دونوں اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔ اس میں محنت سے انسان دنیا میں بھی عزّت پاتا ہے اور آخرت میں بھی سرخرو ہوتا ہے۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) علم سکھانے والے کو کہتے ہیں:

(الف) معلّم (ب) متعلّم (ج) مبلّغ (د) موذّن

(ii) علم سیکھنے والے کو کہتے ہیں:

(الف) استاد (ب) معلّم (ج) متعلّم (د) اتالیق

(iii) ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ حاصل کرے:

(الف) سائنس کا علم (ب) تاریخ کا علم (ج) طب کا علم (د) فائدہ مند علم

(iv) علمِ دین کے راستے پر چلنے والے کے لیے آسان کر دیا جاتا ہے:

(الف) دولت کا راستہ (ب) جنّت کا راستہ (ج) حکومت کا راستہ (د) ملازمت کا راستہ

(v) استاد کو طلبہ سے گفت گو کرنی چاہیے:

(الف) بہت علمی اور مدلل (ب) بہت عامیانہ اور سادہ

(ج) فصیح و بلیغ اور ادبی (د) طلبہ کی استعداد کے مطابق

2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) تعلیم و تعلّم کا کیا معنی ہے؟

(ii) دین کی تعلیم حاصل کرنے کی ایک فضیلت لکھیں۔

(iii) علم کے حصول کے لیے سفر کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

(iv) علم کے حصول میں سوال کرنے کی کیا اہمیت ہے؟

(v) علم سکھانے کے دو آداب لکھیں۔

3 تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) تعلیم و تعلّم کی اہمیت قرآن و سنّت کی روشنی میں بیان کریں۔

(ii) علم سیکھنے کے کیا کیا آداب ہیں؟

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ حُصول علم کے بارے میں دو آیاتِ کریمہ اور دو احادیثِ مبارکہ ترجمہ کے ساتھ تلاش کر کے لکھیں اور اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے سامنے پیش کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

• صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے علم حاصل کرتے ہوئے جن آداب کا خیال رکھتے تھے، ان آداب کی فہرست طلبہ سے تیار کروا کر کمرا جماعت میں بیان کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

د بری عادت سے اجتناب

(ریاکاری اور نمود و نمائش)

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

1. ریاکاری اور نمود و نمائش کا مفہوم بیان کر سکیں۔
2. ریاکاری کی مذمّت اور وعید کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔
3. ریاکاری کے مختلف مواقع (بدنی و مالی عبادات میں، محافل، عمومی معاملات وغیرہ) سے آگاہ ہو سکیں۔
4. اسوۂ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ، اہلِ بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی سیرتِ مبارکہ سے ریاکاری اور نمود و نمائش کی مذمّت کے بارے میں اہم تعلیمات جان سکیں۔
5. عملی زندگی میں ریاکاری اور نمود و نمائش سے ہونے والے نقصانات (تکبر، اسراف، حسد، چشم بد، دوسروں کی دل آزاری اور جانی و مالی نقصان وغیرہ) کا جائزہ سکیں۔
6. ریاکاری اور نمود و نمائش کے نقصانات جان کر عملی زندگی میں ان سے محفوظ رہنے کی کوشش کر سکیں
7. عبادات میں ریاکاری سے اجتناب کرتے ہوئے خلوص اپنا سکیں۔

ریاکاری کا معنیٰ ہے: کسی نیکی یا عبادت کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے بجائے لوگوں کو متاثر کرنے کے لیے بجالانا۔

نمود و نمائش کا معنیٰ ہے: دوسروں کو متاثر کرنے یا انھیں نیچا دکھانے کی کوشش کرنا۔ ریاکاری، نام و نمود اور شہرت کا بے جا جذبہ، نہایت بری عادت ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے، اسے وہ نیکی ہرگز قبول نہیں جس کے کرنے میں بندہ مخلص نہ ہو۔ اللہ کی رضا چھوڑ کر کسی اور کو خوش کرنے یا دنیاوی فائدہ حاصل کرنے کی غرض سے کی گئی نیکی ریاکاری کہلاتی ہے۔

قرآنِ مجید میں جا بجا ریاکاری کی مذمّت بیان ہوئی۔ اسے باعث عذاب اور نیکی کو ضائع کرنے والا عمل قرار دیا گیا۔ جس نیکی میں بھی ریا شامل ہو جائے وہ نیکی ضائع ہو جاتی ہے۔ ارشادِ ربّانی ہے۔

''اپنے صدقات کو مت ضائع کرو احسان جتا کر اور تکلیف پہنچا کر اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے وہ درحقیقت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا ہے'' (سورۃ البقرۃ:264)

ایک دوسرے مقام پر ریاکاری کو منافقین کی خصلت قرار دیا گیا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں (تو) سُستی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کو دکھاوا کرتے ہوئے۔'' (سورۃ النساء:142)

اسی طرح قرآن مجید میں ایک اور جگہ ریاکاری اور نمود و نمائش کو کافروں کا شیوہ قرار دیتے ہوئے اہل ایمان کو اس سے روکا گیا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اُن کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے گھروں سے اکڑتے ہوئے اور (محض) لوگوں کو دکھاتے ہوئے نکلے'' (سورۃ الانفال:47)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایک حدیث مبارکہ میں ان سات خوش نصیب لوگوں کا تذکرہ فرمایا، جنھیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا، ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو اتنے اخلاص اور خفیہ طریقے سے کسی کی مدد کرے کہ

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ سے کیا خرچ کیا ہے۔ (صحیح بخاری:6479)

ریا کاری منافقوں کی خصلت ہے۔ ریا ایک طرح کا شرک ہی ہے، جیسا کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

تھوڑا سا ریا بھی شرک ہے۔ (سنن ابن ماجہ:3989، میزان الحکمۃ، ج2، ص1019)

مسلمان کو زندگی کے ہر معاملے میں خود نمائی اور نمود و نمائش سے بچنا چاہیے، ایسا کرنے سے انسان بہت سے فائدے حاصل کر سکتا ہے۔ خوراک میں تکلف اور نمود و نمائش سے بچ کر انسان بہت سی بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔ سادہ خوراک کھانے سے انسان میں قناعت پیدا ہوتی ہے۔

رہائش میں نمود و نمائش اور تکلُّف سے بچنا بہت ضروری ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عمارتوں کی بلندی پر فخر کرنے کو قیامت کی نشانی قرار دیا۔ (صحیح مسلم، حدیث:01)

نمود و نمائش اور ریا کاری کے نقصانات:

نمود و نمائش اور ریا کاری انسانی معاشرے کو بری طرح متاثر کرنے والی چیزیں ہیں۔ اس سے افراد اور معاشرے پر جو برے اثرات مرتّب ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

- زندگی میں نمود و نمائش سے کام لینے والا شخص تکبّر اور فضول خرچی جیسے گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔
- جو شخص بہت زیادہ نمود و نمائش سے کام لیتا ہے وہ حاسدین کے حسد اور بری نظر کا شکار ہو کر اپنا نقصان کر بیٹھتا ہے۔
- نمود و نمائش سے ان لوگوں کی دل آزاری ہوتی ہے جو مالی وسعت نہیں رکھتے۔
- نمود و نمائش کی آرزو ہی انسان کو قناعت اور صبر و شکر جیسی صفات سے عاری بناتی ہے۔
- نمود و نمائش کی خواہش انسان کو جرائم اور گناہوں کی طرف رغبت دلاتی ہے۔
- نمود و نمائش کی خواہش انسان میں زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کی ہوس پیدا کرتے ہوئے اسے لالچی اور بے ایمان بنا دیتی ہے۔
- انسان جھوٹی شان و شوکت اور دکھاوے کی زندگی حاصل کرنے کے لیے بعض اوقات ایسے ایسے کام بھی کر گزرتا ہے جو اسے انسانیّت کے درجے سے گرا دینے کے لیے کافی ہیں۔
- نمود و نمائش اور دکھلاوا کرنے والا شخص دوسروں کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتا ہے جو بہت بڑا گناہ ہے۔

اگر ہم اپنے معمولات میں نمود و نمائش کی روِش ترک کر کے سادگی اختیار کر لیں تو بہت سے مسائل سے خود کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

i کوئی نیکی یا عبادت لوگوں کو دکھانے کے لیے انجام دینا کہلاتا ہے:

(الف) ریا کاری　(ب) کفایت شعاری　(ج) رواداری　(د) خودداری

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

ii تمام اعمال کا دارومدار ہے:

(الف) حالات پر (ب) تاریخ پر (ج) مستقبل پر (د) نیتوں پر

iii صدقات ضائع ہو جاتے ہیں:

(الف) چھپ کر دینے سے (ب) علانیہ دینے سے (ج) رشتہ داروں کو دینے سے (د) احسان جتلانے اور تکلیف پہنچانے سے

iv ایک طرح کا شرک ہے:

(الف) مال کمانا (ب) بزرگوں کی بات ماننا (ج) ریا اور دکھلاوا (د) قبرستان جانا

v نمود و نمائش کرنے سے دل آزاری ہوتی ہے:

(الف) ہمسایوں کی (ب) کم مال و دولت والوں کی (ج) طالب علموں کی (د) تاجروں کی

2 مختصر جواب دیجیے۔

i ریا کاری اور نمود و نمائش سے کیا مراد ہے؟

ii نمود و نمائش اور ریا کاری کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

iii نمود و نمائش اور ریا کاری کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

iv سادہ خوراک استعمال کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

v رہائش میں نمود و نمائش سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟

3 تفصیلی جواب دیجیے۔

i نمود و نمائش اور ریا کاری سے بچنے کی اہمیّت و فضیلت پر نوٹ لکھیں۔

ii نمود و نمائش اور ریا کاری کے نقصانات تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- عملی زندگی سے مثالیں دیں کہ ہم کس طرح نمود و نمائش اور ریا کاری سے بچتے ہوئے اعلیٰ اَخلاق کو اپنا سکتے ہیں۔
- مختلف تقریبات میں ہونے والی نمود و نمائش کی مثالوں کی فہرست بنائیں۔
- اپنے اردگرد آپ جو عمل سادگی کے خلاف دیکھتے ہیں انھیں ایک جگہ جمع کریں اور ان پر مذاکرہ کریں۔
- سادہ زندگی گزارنے کے فائدوں پر مشتمل ایک چارٹ بنائیں اور اسے جماعت میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بزرگانِ دین کی سادگی کے مختلف واقعات سنائیں۔
- ریا کاری کی مختلف صورتوں کے بارے میں طلبہ کے درمیان ایک مکالمہ کروائیں۔
- ریا کاری کے مختلف مواقع (بدنی و مالی عبادات، محافل، عمومی معاملات) کے بارے میں خاکہ پیش کریں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale